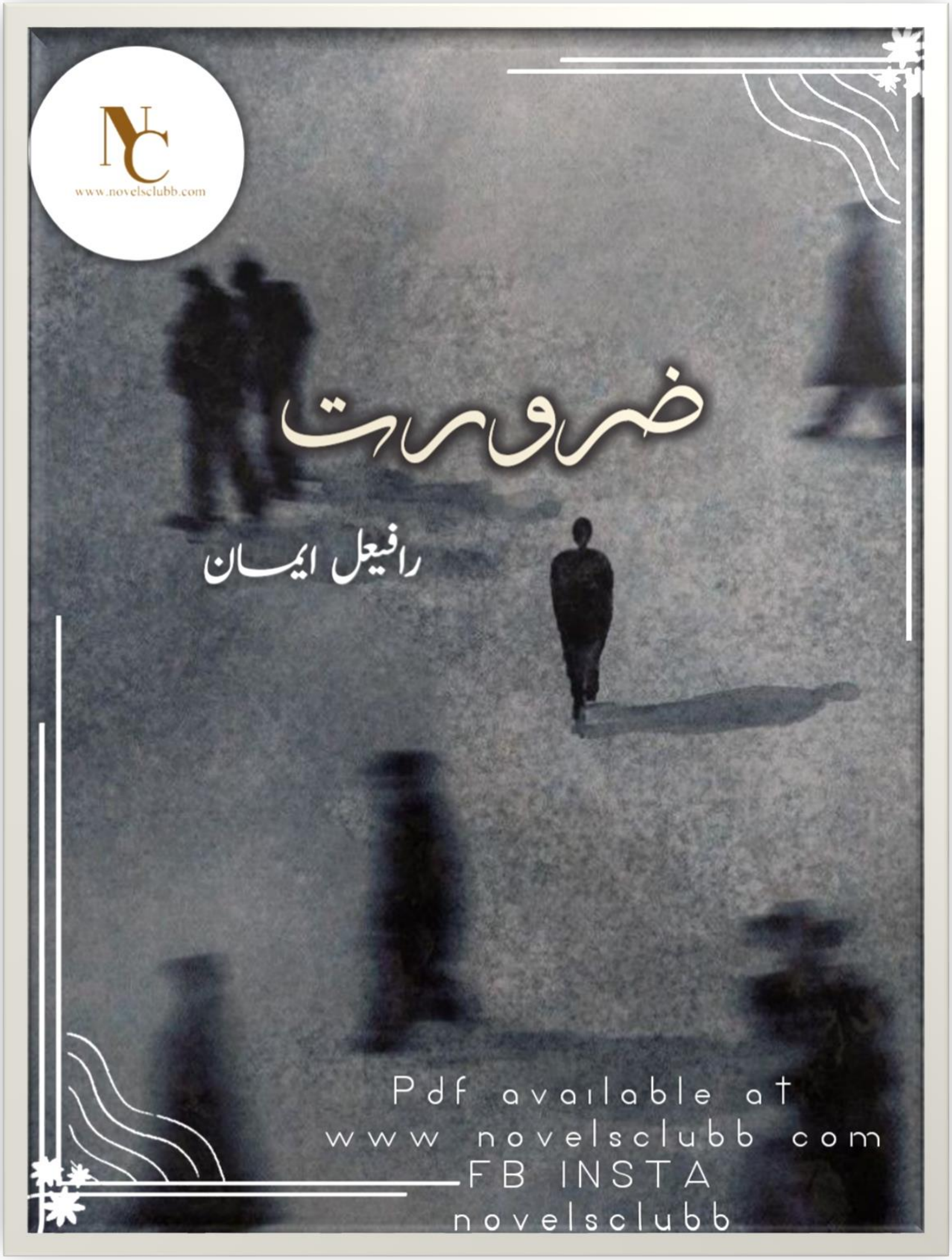
NC
www.novelsclubb.com
ضرورت
رافعیل ایمان
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

ضرورت

از

رافعیل ایمان

www.novelsclubb.com

یہ کہانی ہے آمنہ اور دراب کی۔

آمنہ اٹھو بیٹا۔ صبح کے 7 بجے ہیں کالج سے دیر ہو گئی تو تمہارے ابا بہت ناراض "ہوں گے۔"

آمنہ بستر پر لیٹی رہی۔

اس کی ماں نے بہت کوشش کی کہ اسے اس کے ابا کے غصے سے بچا لے لیکن ہر دن کی طرح آمنہ رات دیر سے سوتی اور صبح سویرے اٹھنے میں بہت مشکل ہوتی۔

آمنہ کے والد ایک سرکاری ملازم تھے۔آمنہ ان کی تیسری اولاد تھی۔ کہیں نہ کہیں بیٹے کی خواہش نے سائیدان صاحب کے دل میں آمنہ کے لیے نفرت سی جگا دی تھی۔

جمیلہ بیگم کچن میں آمنہ کے لیے ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔سامنے سائیدان صاحب کو دیکھا تو کچھ ٹھہر سی گئی۔

"آپ کے لیے ناشتہ لاؤں؟ "

سائیدان صاحب صوفہ پر بیٹھے مسلسل موبائل چلانے میں مصروف تھے۔اقبال نے درست ہی فرمایا تھا"احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات"۔جمیلہ بیگم نے تین بار پکارا تب جا کر جواب ملا۔

روز روز دال کھا کر یہ نوالے میرے حلق سے نیچے نہیں اترتے۔"""ایک تو تم اور وہ تمہاری منحوس بیٹی، کتنی مرتبہ تم لوگوں کو بولا ہے صبح صبح اپنی یہ منحوس شکل نہ دکھایا کرو، پورا دن منحوسیت چھائی رہتی ہے۔"

"آمنہ.........آمنہ.........."

اتنے زور سے چلانے پر آمنہ کی وجہ سے روح کانپ اٹھی۔اول تو اسے ابھی تک عادت ہو جانی چاہیے تھی لیکن اس کا دل اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے ہر گز تیار نہیں تھا کہ وہ سائیدان صاحب کی سگی اولاد ہے۔

دس منٹ بعد جب آمنہ کالج کے لیے تیار ہو کر باہر آئی تو سائیدان صاحب کا چہرہ دیکھ کر ڈر سی گئی۔ایک خوف کی لہر سی دل میں اٹھی۔روح تو جیسے پرواز کر چکی تھی۔سائیدان صاحب اٹھے اور آمنہ کے چہرے پر کھینچ کر تھپڑ مارا۔اس کی شدت اس قدر سخت تھی کہ آمنہ کا وجود کانپ گیا تھا۔وہ خود کو سنبھال نہ سکی اور جا کر دیوار سے ٹکرائی۔اس کے ماتھے پر پڑے بل صاف ظاہر کر رہے تھے کہ وہ تھک چکی ہے۔اپنے ماتھے پر ہاتھ لگاتے محسوس کیا کہ وہ لال رنگ خون کا تھا۔

کتنی دفعہ تم سے کہا ہے رات کو جلدی سویا کرو اور صبح اپنی منحوس شکل مجھے نہ" دکھایا کرو۔روز تمہیں کالج چھوڑ کر آنا پڑتا ہے۔اسی لیے تمہاری ماں کو کہا تھا کہ

www.novelsclubb.com

تمہارا بیاہ کر کے تمہیں دوسرے گھر بھیجے تاکہ میری جان چھوٹے اس عذاب سے
".

آمنہ خاموش تھی، ابھی سے نہیں بلکہ پچھلے دو سالوں سے جب سے اس نے بہن کی میت کو اپنے سامنے پڑے دیکھا۔اس کا باپ صرف ظالم انسان نہ تھا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کا قاتل بھی تھا۔آمنہ اپنا بیگ اٹھائے خون سے لت پت گھر سے باہر نکلی۔وہ رو رہی تھی، زار و قطار ہو رہی تھی۔اس کا پاس کوئی نہ تھا۔دراب بھی نہیں۔دراب اس کا کزن تھا جسے اس کے باپ نے آمنہ کے لیے پسند کیا تھا۔ کہیں نہ کہیں اس کی اخری امید بھی تھا۔اپنے بیگ سے فون نکالتے وہ دراب کو کالز کر رہی تھی۔اسے امید تھی کہ دوراب اس کا فون ضرور اٹھائے گا اور وہ اس وقت اس کا پاس ضرور اجائے گا۔اسے دراب کی ضرورت تھی۔وہ کبھی اس سے نہ کہتی لیکن اس وقت وہ چیخ چیخ کر کہنا چاہتی تھی کہ دراب مجھے تمہاری ضرورت ہے۔

پانچ کالز کرنے کے بعد جب دراب نے فون نہ اٹھایا تو مجبوراً اس نے ایک میسج ٹائپ کیا۔

"..دراب........پلیز پک اپ مائی فون...پلیز "

آمنہ نے دوبارہ دراب کو کال کی۔اس مرتبہ دراب نے کال اٹھالی لیکن وہ کچھ نہ بولا۔آمنہ بھی خاموش تھی۔کچھ لمحات بعد اب وہ روتے ہوئے بولی۔

"تمہیں مجھ سے محبت ہے؟"

دراب خاموش تھا،وہ ہمیشہ اسے کہتا کہ مجھے تم سے محبت ہے لیکن آج وہ خاموش کیوں تھا؟"تمہیں مجھ سے محبت ہے نہ دراب۔۔۔۔۔۔۔؟؟"

"تم رو کیوں رہی ہو؟؟ "

"دراب تمہیں مجھ سے محبت ہے نا۔۔۔۔۔۔بولو۔۔۔۔۔۔؟ "

وہ بس ہاں سننا چاہتی تھی لیکن دراب نہ جانے کیا سوچ رہا تھا۔

بولو نہ دراب۔۔۔۔ایک مرتبہ تو بولو۔۔۔۔ تمہیں مجھ سے محبت ہے "

"نہ۔۔۔۔۔؟

وہ جواب کی منتظر تھی۔

ہاں آمنہ مجھے تم سے محبت ہے، لیکن میں اس وقت تمہارے پاس نہیں اسکتا"

۔میں نہیں آرہا آج تمہیں خاموش کروانے۔ تھک چکا ہوں ماموجان کے رویے

"سے۔

آمنہ کو اس کا جواب مل چکا تھا۔

"دراب۔۔۔۔۔۔۔۔!"

"فون رکھتا ہوں"

"مجھے لے جاؤ یہاں سے پلیز "

"تم خود چلی جاؤ آمنہ, میں نہیں آرہا۔ "

دراب کو اس پار کوئی آوازائی تھی۔وہ وقت تھم سا گیا تھا۔خاموشی تھی، لیکن یہ خاموشی ایک قیامت کی طرح معلوم ہو رہی تھی۔دراب بار بار آمنہ کو پکار رہا تھا ۔لیکن کوئی جواب نہ ملا۔آمنہ اسے جواب کیوں نہیں دے رہی تھی؟؟دراب آمنہ کے جواب کے انتظار میں تھا لیکن آمنہ نے ایک لفظ تک نہ کہا۔

ٹھیک پانچ منٹ اور 50 سیکنڈ کے بعد دراب آمنہ کے پاس تھا۔وہ رو رو کر کہتی رہی کہ دراب مجھے لے جاؤ لیکن دراب نہ آیا تھا۔

آمنہ خون میں لپٹی زمین پر پڑی تھی۔آس پاس لوگ جمع تھے۔دراب آمنہ کے پاس نیچے زمین پر بیٹھے اپنا ہاتھ اس کے سر کے نیچے رکھے اسے اس کے سر کو اٹھائے زور زور سے اسے پکار رہا تھا۔*اس لمحے آمنہ اس کے پاس تو تھی لیکن اس کے ساتھ نہ تھی*۔اس کا وجود اس کے پاس تو تھا لیکن اس کی روح نہیں تھی۔کاش دراب پانچ منٹ کی دیر نہ کرتا تو شاید اس وقت آمنہ اس کے ساتھ ہوتی۔دراب

نے کہا تھا آمنہ تم بہت خود چلی جاؤ لیکن اسے کیا معلوم تھا آمنہ واقع ہی چلی جائے گی۔

www.novelsclubb.com